38023-روزہ توڑنے والی اشياء

سوال

ہم چاہتے ہیں کہ روزوں کو باطل کرنے والی اشیاء کا مختصر نوٹ ذکر کریں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی پوری اور مکمل حکمت سے روزے مشروع کیے ہیں ، لھذا روزے دار کو حکم دیا کہ وہ اعتدال کے ساتھ روزہ رکھے ، نہ تو روزے سے اپنے آپ کو ضرر اور تکلیف دے ، اور نہ ہی وہ ایسی چیز تناول کرے جو روزے کے مخالف ہو ، اسی لیے روزہ توڑنے والی اشیاء کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

قسم استفراغ اور استخراج ہے مثلا جماع ، عمدا قئ کرنا ، حیض اور نفاس ، تو ان اشیاء کے نکلنے سے جسم کمزور ہوجاتا ہے ، اسی لیے اللہ تعالی نے انہیں مفسدات صوم یعنی روزہ توڑنے والی اشیاء قرار دیا ہے ، تاکہ روزے دار میں دونوں کمزوریاں ایک تو روزے کی کمزوری اور دوسری ان اشیاء کے نکلنے کی وجہ پیدا ہونے والی کمزوری جمع ہوجائے تو روزے دار کو ضرر اور نقصان ہو اور اس کا روزہ حد اعتدال سے نکل جائے ۔

دوسری قسم :

وہ نوع امتلاء یعنی اندر داخل ہونے اور پیٹ بھرنے والی ہے مثلا کھانا پینا ، اس لیے اگر روزہ دار کھائے یا پیئے تو روزے کی مطلوبہ حکمت کا حصول نہیں ہوتا ۔

دیکھیں مجموع الفتاوی (248/25)۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے مندرجہ ذیل فرمان میں روزہ توڑنے والی اشیاء کے اصول جمع کردیے ہیں :

{اب تمہیں ان سے مباشرت کرنے اور اللہ تعالی کی طرف سے لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے ، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے ، پھر رات تک روزے کو پورا کرو}۔البقرۃ(187)۔

تو اللہ تعالی نے مندرجہ بالا آیت میں روزہ توڑنے والی اشیاء کے اصول بیان فرمائے ہیں جو کہ کھانا پینا اور جماع ہیں ۔

اور روزہ توڑنے والی اشیاء کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں مکمل طور پر بیان فرمایا ہے ۔

روزہ کو فاسد کرنے اور توڑنے والی سات اشیاء ہیں :

1-جماع اور ہم بستری ۔

2-مشت زنی ۔

3-کھانا پینا۔

4-وہ اشیاء جو کھانے پینے کے معنی میں ہوں۔

5-سنگی وغیرہ لگوانے سے خون نکلنے کی بنا پر۔

6-عمدا قئ کرنے کی وجہ سے۔

7-عورت کا حیض اور نفاس کی وجہ سے خون نکلنا۔

ذیل میں ہم ان کی تفصیل ذکر کرتے ہیں :

ان میں پہلی چیز جماع ہے جو کہ روزہ والی اشیاء میں سب سے بڑی چیز ہے۔

لھذا جو بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت عمدا اور اپنے اختیار سے جماع کرے کہ دونوں شرمگاہیں مل جائیں اور کسی ایک میں غائب ہوجائیں تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا چاہے انزال ہویا نہ ہو، اسے اس کام پر اللہ تعالی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

اور اسے اس دن کا روزہ پورا کرنا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس روزہ کی قضاء بھی ہوگی، اور اس پر کفارہ مغلظہ ہوگا، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں توہلاک ہوگیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کس چیز نے تجھے ہلاک کردیا ؟

وہ شخص کہنے لگا : میں رمضان میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کربیٹھا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم غلام آزاد کرسکتے ہو؟ وہ کہنے لگا میں استطاعت نہیں رکھتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا : کیا دوماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتے ہو؟ وہ کہنے لگا نہیں ۔ ۔ ۔ الحدیث۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1936) صحیح مسلم حدیث نمبر (1111)۔

جماع کے علاوہ کسی بھی چیز سے روزہ ٹوٹنے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزہ توڑنے والی دوسری چیز مشت زنی ہے :

مشت زنی یہ ہے کہ ہاتھ وغیرہ میں منی کا اخراج کیا جائے۔

مشت زنی سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث قدسی ہے :

اللہ تعالی نے روزہ دار کے بارہ میں فرمایا :

(وہ اپنا کھانا پینا اور شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151) ۔

اور منی کا اخراج بھی اسی شہوت میں سے ہے جسے روزہ دار ترک کرتا ہے

لھذا جس نے بھی رمضان المبارک میں دن کو روزہ کی حالت میں مشت زنی کی اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس دن کو بغیر کھائے پیئے ہی رہے ، اور بعد میں اس کی قضاء بھی دے ۔

اور اگر وہ مشت زنی شروع ہی کرے پھر انزال سے قبل ہی رک جائے اور انزال نہ ہوا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے ، انزال نہ ہونے کی وجہ سے اس پر اس روزہ کی قضاء نہیں ۔

اس لیے روزہ دار کو چاہیے کہ ہر شہوت انگیخت چیز سے دور ہی رہے ، اور اپنے خیالات کو غلط اور ردی قسم کے خیالات سے بچا کر رکھے ۔

اور مذی کے بارہ میں صحیح یہی ہے کہ اس کے اخراج سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

روزہ توڑنے والی تیسری چیز کھانا پینا ہے :

منہ کے راستے کھانا یا پینا معدہ میں پہنچانے کو کہا جاتا ہے ۔

اور اسی طرح کسی نے ناک کے راستے اپنے معدہ میں کوئی چیز داخل کی تو وہ بھی کھانے پینے کے حکم میں ہی ہوگا ۔

اسی لیے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(ناک کے اندر پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو لیکن روزے کی حالت میں ایسا نہ کریں) دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (788) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح سنن ترمذی (631) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

اس لیے اگر ناک سے پانی کا معدہ میں داخل ہونا روزے پر اثر انداز نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناک میں پانی چڑھانے سے منع نہ فرماتے ۔

روزہ توڑنے والی چوتھی چیز : وہ اشیاء جو کھانے پینے کے حکم میں ہوں :

یہ دو اشیاء پر مشتمل ہے :

1- روزہ دار کو خون لگانا ، مثلا اگر کسی کا خون بہہ جائے تو اسے خون دیا جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، کیونکہ خون کھانے پینے سے بھی انتہائی زیادہ غذا ہے ۔

2- غذائی انجکشن : جن کے لگانے سے کھانے پینے سے مستغنی ہوا جاتا ہے مثلا ڈرپ وغیرہ اوطاقت کے انجکشن لگانا ، کیونکہ یہ کھانے پینے کے قائم مقام ہیں ۔ دیکھیں : مجالس شہر رمضان للشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی صفحہ نمبر (70) ۔

لیکن وہ انجکشن جو کھانے پینے کے عوض میں نہیں اور نہ ہی اس کے قائم مقام ہوں لیکن صرف علاج معالجہ کے لیے ہوں تو اس کی وجہ سے روزہ کو کوئی نقصان نہیں ہوتا مثلا پنسلین ، اور انسولین وغیرہ کے ٹیکے روزے کو کوئی نقصان نہیں دیتے چاہے وہ نس میں لگائے جائیں یا پھر گوشت میں ۔

دیکھیں فتاوی محمد بن ابراھیم (189/4) ۔

احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ یہ سب کچھ رات کے وقت ہی کیا جائے اور روزہ کی حالت میں استعمال سے بچا جائے ۔

گردے واش کرنا جس میں خون صاف کرنے کے لیے اخراج اور پھر دوبارہ کیماوی اور غذائی مواد کے اضافہ سے خون واپس لوٹایا جانا روزہ کے لیے مفطر شمار ہوگا ۔ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (19/10) ۔

روزہ توڑنے والی پانچویں چيز :

سنگی وغیرہ سے خون کا اخراج ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(سنگی لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (2367) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2047) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اسی طرح خون کا عطیہ دینا بھی سنگی لگوانے کے حکم میں آتا ہے کیونکہ یہ بھی سنگی کی طرح بدن پر اثرانداز ہوتا ہے ۔

لھذا اس بنا پر روزہ دار کے لیے خون کا عطیہ دینا جائز نہیں لیکن اگر کوئی مجبور ہو تو اس کے لیے عطیہ کرنا جائز ہے ، لیکن عطیہ دینے والے کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، اسے اس کی قضا میں روزہ رکھنا ہوگا ۔

دیکھیں مجالس شھر رمضان لابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی صفحہ (71) ۔

جس کا خون کثرت سے بہہ جائے اس کا روزہ صحیح ہے کیونکہ اس میں اس کا کوئی اختیار نہیں ۔ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (264/10) ۔

اور وہ خون جو دانت نکالنے یا پھر کسی زخم کے پھٹنے اور خون کی تحلیل وغیرہ کی بنا پر نکلنے والے خون کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، کیونکہ وہ نہ تو سنگی ہے اور نہ ہی اس کے معنی میں آتا ہے ، اور پھر یہ سنگی کی طرح بدن پر اثرانداز نہیں ہوتا ۔

روزہ توڑنے والی چھٹی چيز :

جان بوجھ کر قئی کرنا :

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(جس پر قئی غالب ہوجائے تو اس پر روزے کی قضاء نہیں ، اور جو عمدا خود قئی کرے اس پر روزے کی قضاء ہوگی) سنن ترمذی حدیث نمبر (720) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (577) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علماء کرام کا اجماع ہے کہ جو بھی جان بوجھ کر عمدا قئی کرے گا اس کا روزہ باطل ہے ۔ اھ دیکھیں المغنی ابن قدامہ (368/4) ۔

لھذا جس نے بھی جان بوجھ کر اپنی انگلی منہ میں ڈال کر یا پھر پیٹ کو دبا کر یا پھر کسی گندی بدبو سونگھ کر یا کسی ایسی چیز کی طرف دیکھتا رہے.جس سے قئی آتی ہو قئی کر دی تو اس پر روزہ کی قضاء ہوگی ۔

اور جب معدہ خراب ہو کر اوپر کو آئے تو اس پر قئی روکنا لازم نہیں کیونکہ ایسا کرنا اس کے لیے نقصان دہ ہے ۔ دیکھیں : مجالس شھر رمضان لابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی صفحہ (71) ۔

روزہ توڑنے والی ساتویں چیز :

حیض اور نفاس کے خون کا اخراج :

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(کیا ایسا نہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کو حیض آتا نہ تو وہ روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھتی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (304) ۔

لھذا جب بھی عورت حیض یا نفاس کا خون دیکھے اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا ، چاہے غروب شمس سے چند لمحات قبل ہی کیوں نہ آجائے ۔

لیکن اگر عورت حیض کے خون کے انتقال کو محسوس کرلے لیکن خون کا اخراج غروب شمس کے بعد ہو تو وہ روزہ صحیح ہوگا اور اس دن کے روزے سے کفائت کرے گا ۔

حائضہ یا نفاس والی عورت کا خون اگر رات کو ختم ہو جائے اور اس نے روزہ رکھنے کی نیت کرلی لیکن غسل کرنے سے قبل ہی طلوع فجر ہوگئی تو سب علماء کا مسلک یہی ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہوگا ۔ دیکھیں فتح (148/4) ۔

افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ عورت اپنی طبعی حالت پر ہی رہے اور اللہ تعالی کی رضا پر راضی رہے ، اور مانع حیض کے لیے کوئی چیز استعمال نہ کرے ، اسے بھی قبول کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے حالت حیض اور نفاس میں روزہ نہ رکھنا قبول کیا ہے اور بعد میں اس کی قضاء میں روزے رکھے ، امہات المؤمنین اور سلف صالحین کی عورتیں بھی ایسا ہی کرتی تھیں ۔

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (151/10) ۔

اس پر مستزاد یہ کہ میڈیکلی طور پر بھی مانع حیض اشیاء استعمال کرنے کے بہت سے ضرر و نقصانات پیدا ہوتے ہیں ، اور اس کے استعمال سے بہت سی عورتوں کو ماہواری میں دشواری پیش آنے لگی ہے ، لیکن اگر وہ مانع حیض اشیاء استعمال کرے اور اسے خون نہ آئے تو وہ پاک صاف ہونے کی وجہ سے اگر روزہ رکھے تو اس کا روزہ کافی ہوگا ۔

یہ سب مفطرات الصوم یعنی روزہ توڑنے والی اشیاء تھیں حیض اور نفاس کے علاوہ باقی سب اشیاء میں تین شروط پائی جائیں تو ان سے روزہ ٹوٹے گا :

-اسے علم ہو اور جاہل نہ ہو ۔

-اسے یاد ہو اور بھول کر ایسا نہ کرے ۔

-اپنے اختیار سے کرے اور مجبور نہ ہو ۔

ذیل میں بطور فائدہ ہم بعض ان اشیاء کا ذکر کرتے ہیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

انیما کروانا، اور آنکھ اور کان میں قطرے ڈالنا، دانت نکلوانا، اور زخموں کی مرہم پٹی کروانا، ان سب کاموں سے روزہ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دیکھیں مجموع فتاوی شیخ الاسلام (233/25، 245/25)۔

سینہ کے مرض کے لیے وہ گولیاں وغیرہ جو زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں لیکن حلق میں جانے والی کوئی چیز نگلی نہ جائے۔

رحم میں داخل کی جانے والی اشیاء یا طبی چیک اپ کے لیے داخل ہونے والی چیزیں اور دوربین وغیرہ۔

مرد و عورت کی پیشاب کی نالی میں باریک نالی یا دوربین، یا پھر دواء اور مثانہ صاف کرنے والا محلول داخل کرنا۔

دانت کی کھوڑ بھرنا، یا داڑھ نکالنا، یا مسواک اور برش سے دانتوں کی صفائی کرنا، جبکہ حلق میں پہنچنے والی چیز نگلنے سے بچا جائے۔

کلی، غرارے، اور منہ کے علاج کے لیے سپرے کا استعمال کرنا جبکہ حلق میں جانے والی چیز نگلنے سے بچا جائے۔

آکسیجن اور بے ہوش کرنے والی گیس، جب تک کہ مریض کو ڈرپ وغیرہ اور غذائی اشیاء نہ دی جائیں۔

جلد کے مساموں کے ذریعہ جسم میں جذب ہو کر داخل ہونے والی اشیاء مثلا تیل، مرہم، اور جلدی امراض کے علاج کے لیے پٹیاں جن پر کیمائی یا دوائی مواد لگا ہو کا استعمال کرنا۔

تصویر یا دل اور دوسرے اعضاء کے علاج کے لیے شریانوں میں باریک ٹیوب داخل کرنا۔

پیٹ میں جلد کے ذریعہ انتڑیوں کے چیک اپ آپریشن کے لیے دوربین داخل کرنا۔

جگر یا دوسرے اعضاء کا کے ٹیسٹ کے لیے نمونہ حاصل کرنا لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس کے لیے کسی قسم کا محلول نہ دیا گیا ہو۔

معدہ میں ٹیسٹ کے لیے منظار داخل کرنا جب تک کہ کوئی محلول یا دوسرا مواد داخل نہ ہوا ہو۔

دماغ وغیرہ میں کوئی آلہ یا علاج کے لیے کوئی مواد داخل کرنا۔

واللہ تعالی اعلم۔

دیکھیں : کتاب : مجالس رمضان للشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی، اور کتاب : سبعون مسئلۃ فی الصیام۔ یہ کتابیں ویب سائٹ پر کتابوں کی قسم میں موجود ہیں۔.